حقائق و وقائع

حافظ عبدالرحمن مدنی

کیا سوات ومالاکنڈ میں بغاوت ہورہی ہے؟

سوات کی المناک صورتحال میں علما کے ایک متفقہ موقف اور نفاذ شریعت کی طرف پیش قدمی کے لئے ملی مجلس شرعی کے مسلسل اجلاس ہورہے ہیں، سوات معاہدے کے سلسلے میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے یہ مجالس شروع ہوئیں، بعد میں جامعہ اشرفیہ، پھر جامع قادسیہ میں تمام مکاتب ِفکر کے نمائندہ اجلاس ہوئے۔ جس کی خبریں اور اعلامیے اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ اس سلسلے کا چوتھا اجتماع مؤرخہ ۳۰؍مئی بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب جامعہ نعیمیہ، لاہور میں منعقد ہوا، جس میں مختلف قائدین اور دینی جماعتوں کے نمائندہ رہنما شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مدیر اعلیٰ محدث کا خطاب افادۂ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

نحمده ونصلي على رسوله الكريم! أما بعد

انسانی زندگی کا کوئی بھی معاملہ ہو، بالخصوص جنگ وغیرہ میں تو اس میں ردِّعمل کا کردار بڑا اَہم ہوتا ہے اور ردّعمل کے پیچھے اسباب ہوتے ہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

«إن مِن أكبرِ الكبائرِ أن يلعنَ الرجل والِديهِ» قِيل: يا رسول الله؟ وكيف يلعن الرجل والِديهِ؟ قال: «يسبّ الرجل أبا الرجلِ فيسبّ أباه ويسب أمّه» (صحیح بخاری:۵۵۱۶)

''بدترین گناہوں میں سے ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی نہ دے۔ سوال کیا گیا کہ انسان اپنے والدین کو کیسے گالی دیتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جب تم کسی کے باپ کو گالی دو گے تو وہ جواباً تمہارے باپ یا ماں کو گالی دے گا (گویا تم نے خود اپنے باپ کو گالی دی ہے)۔''

اس وقت اہم مسئلہ یہ ہے کہ سوات اور مالاکنڈ میں درپیش صورتحال میں درست موقف کیا ہے؟ بعض لوگ اس کو خروج یا ہماری حکومت بغاوت سے تعبیر کررہی ہے، اور اُنہیں باغی قرار دے کر ان کے خلاف ہر ممکن طاقت کے استعمال کو جائز قرار دیا جارہا ہے۔ جبکہ درحقیقت اس وقت مسئلہ خروج کا نہیں، نہ ہی یہ بغاوت کا مسئلہ ہے بلکہ اس وقت طالبان یا صوفی محمد کا مسئلہ

دراصل عہد و پیمان اور اس کے ایفا کا ہے۔

آپ حضرات کے علم میں ہے کہ ۱۹۹۴ میں نواز شریف کی حکومت سے صوفی محمد کا معاہدہ ہوا، پھر ۱۹۹۷ میں پیپلز پارٹی کی مرکزی حکومت سے ان کا نفاذِ شریعت پر معاہدہ ہوا۔ اب ۲۰۰۹ء میں دوبارہ پیپلز پارٹی سے معاہدہ ہوا۔ پیپلز پارٹی اور ہماری حکومت کا موجودہ سربراہ اپنی بے وفائی میں بڑا مشہور ہے، اب معاہدہ اس کے ساتھ ہوا۔ اس معاہدے میں یہ بات طے پائی کہ طالبان کے اقدامات کو صوفی محمد کنٹرول کریں گے۔ یاد رہے کہ صوفی محمد حکومت کے بالمقابل کوئی فریق نہیں بلکہ صوفی محمد طالبان کی حکومت سے جاری مخاصمت میں امن وامان کا محض ایک واسطہ ہے۔ یہاں ماشاء اللہ تمام علما تشریف فرما ہیں جو یہ بات جانتے ہیں کہ معاہدہ میں مقابل فریق کے فاسق وفاجر، کافر ومشرک اور عیسائی یہودی ہونے کی کوئی اہمیت نہیں۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں مشرکین سے معاہدہ کے بارے میں تذکرہ موجود ہے:

﴿بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ ...﴾ (سورۃ التوبہ:۱)

''اللہ اور اس کا رسول ان مشرکین (کے سابقہ معاہدہ) سے اَب بری ہیں۔''

یہ چار ماہ کی مدت ان مشرکین کے لیے تھی جن سے غیر متعینہ مدت کے لیے معاہدہ ہوا تھا اور جن مشرکوں سے معاہدہ کسی متعین مدت کے لیے ہوا تو اگلی آیات میں آتا ہے کہ

﴿فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ﴾

''جب تک وہ معاہدہ پر قائم رہیں، آپ بھی معاہدہ کی پاسداری کریں۔''

اس وقت مسئلہ صوفی محمد کے خیالات کا نہیں ہے اور نہ ہی ان کے خیالات اس بارے میں اہم ہیں۔ میں اس بحث کو بھی طول نہیں دیتا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ اس لیے کہ یہاں دیگر مقررین نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ طالبان فورسز میں کچھ امریکی طالبان ہیں اور کچھ پاکستانی طالبان ہیں۔ یاد رہے کہ تمام غیر اسلامی اقدامات کرنے والے طالبان امریکی ایجنٹ ہیں، جن میں سے ہر آدمی کو یومیہ پانچ ہزار روپے یعنی ساٹھ امریکی ڈالر مل رہے ہیں اور جن کے پاس نیٹو کا اسلحہ ہے، جن میں را کے بھارتی ایجنٹ بھی موجود ہیں اور سارے ظلم وہ

کر رہے ہیں جب کہ پاکستانی طالبان کو بدنام کرنے کے لئے اپنے تمام ظلم اُن کے کھاتے ڈال دیتے ہیں، ورنہ مسلمان طالبان جو کچھ بھی ہوں گے، ان کے خیالات میں تنگ نظری تو ہوسکتی ہے لیکن ان میں اپنے اقدامات اور مسلمان بھائیوں کے سلسلے میں کوئی احتیاط ضرور پیش نظر ہوگی۔ بہر حال میں اس نکتہ کو مزید طول نہیں دینا چاہتا۔

جہاں تک اس مسئلہ کی نوعیت کا تعلق ہے تو یہ عہد و پیمان کا مسئلہ ہے۔ عہد و پیمان اگر مشرک یا کافر کے ساتھ ہو، تب بھی اس کی پاسداری ضروری ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ «أدِّ الأمانة إلى من ائتمنك ولا تَخُنْ من خانَكَ» (سنن ابوداود)

''جس کی امانت تیرے پاس ہے، اس کی امانت واپس کر دے چاہے عہد کی صورت میں ہو یا کسی اور بھی صورت میں اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی تو اس کے ساتھ تو خیانت نہ کر۔''

یہاں بھی مسئلہ دراصل عہد و پیمان کا ہے۔ ۲۰۰۹ء میں جو نظام عدل ریگولیشن معاہدہ امن کی صورت منظور ہوا ہے، اس میں تحریک نفاذِ شریعت کے سربراہ صوفی محمد کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی کہ آپ نے طالبان کو کنٹرول کرنا ہے۔

اگرچہ ان کے داماد مولوی فضل اللہ پہلے ہی اس وجہ سے مظلوم ہیں کہ ان کے بھائی سمیع اللہ کو ۲۰۰۴ء میں ڈرون حملوں میں شہید کر دیا گیا تھا، لیکن اس ظلم کے باوجود فضل اللہ کا یہ بیان آیا کہ اگر یہاں شریعت کا نفاذ ہو جاتا ہے تو میں صوفی محمد کی بات تسلیم کرلوں گا اور ہم تمام لوگ ہتھیار ڈال کر پرامن ہو جائیں گے، اپنا غصہ تھوک دیں گے۔ اس کے باوجود دو طرح سے اس اہم معاہدہ میں خیانت کی گئی:

① اب بھی کہا جارہا ہے اور مولانا فضل الرحمٰن کا بیان بھی آج کے اخبارات میں آیا ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ مجھے ایک مقتدر شخصیت نے کہا تھا کہ سب سے پہلے بیت اللہ محسود کے ساتھ بات چیت کرو لیکن جب بیت اللہ محسود کا تقاضا یہ ہوا کہ ان کے خلاف فوجی حملے بند کئے جائیں تو اس بات کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اصل مسئلہ اس فوجی کاروائی کا ہے جس کو حکومت امریکہ کے دباؤ میں جاری رکھنے پر مجبور ہے اور اس کو ختم نہیں کرسکتی۔

یہی بات صوفی محمد نے کہی تھی کہ میں طالبان کو کنٹرول اور پرامن کرتا ہوں لیکن حکومت کو

بھی ان کے خلاف کاروائی سے روکنا ہوگا۔ اِسی اثنا میں طالبان میں امریکی ایجنٹ بھی شامل ہوگئے۔ اگرچہ طالبان پاکستانی بھی ہیں اور غیرملکی بھی لیکن یہاں میں حضرت علیؓ کا قول یاد دلاتا ہوں کہ حضرت علیؓ حضرت عثمان کے قاتلوں کو سزا کیوں نہ دے سکے؟ وہ کہتے تھے کہ جن لوگوں کو میں نے پکڑنا اور اُنہیں سزا دینا ہے، ان پر مجھے پہلے کنٹرول حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب تک صوفی محمد پر ان کا اعتماد بحال نہیں ہوتا، اس وقت تک وہ طالبان جو ان کے اعتماد میں ہیں، اُن پر کنٹرول بھی ممکن نہیں ہوگا اور اس وقت تک امریکی طالبان درمیان میں خلط ملط ہونے کی وجہ سے شرانگیزی کرتے رہیں گے۔ اس بنا پر صوفی محمد کا راست مطالبہ یہ تھا کہ پہلے حکومتی کاروائیاں بند کی جائیں، لیکن ہماری حکومت کاروائی بند کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔

④ علاوہ ازیں صوفی محمد کا یہ بھی تقاضا ہے کہ جرائم اور طالبان کو کنٹرول کرنے کے لئے حدود نافذ کرنا ضروری ہیں، اور میں اُنہیں شرعی سزا دوں گا۔ شریعت کی سزا دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عدالتی طریقہ کار ۱۹۶۹ء سے قبل فوری فیصلوں کا سا ہو، نہ کہ ہماری پاکستانی عدالتوں جیسا جس میں سالہا سال تک فیصلے ہی نہیں ہوتے اور مجرم کو سزا ہی نہیں ہو پاتی۔ ان کا کہنا تھا کہ مجھے شریعت کا نظامِ عدل چاہیے جس کے ذریعے فوری سزا دی جاسکے۔ اسی نکتہ کو اُنہوں نے معاہدۂ امن میں بھی شامل کروایا تھا کہ یہاں اعلیٰ عدالتوں کے جج باہمی مفاہمت سے مقرر کئے جائیں گے۔ اس معاہدے کو توڑا گیا اور وہاں ایسے جج مقرر کر دیئے گئے جو اینگلو سیکسن لاء کے تربیت یافتہ ہیں، ان کے ذریعے پاکستان بھر میں امن وامان نہیں ہے۔ سوات کے لوگ پہلے ہی ان کے خلاف متفق ہیں تو صوفی محمد ایسے جج حضرات کے ذریعے کیوں کر بدامنی پر قابو پاسکتے ہیں؟

جہاں تک صوفی محمد کے ان بیانات کا تعلق ہے کہ جمہوریت کفر ہے یا جہادِ کشمیر ایک سرزمین کے حصول کے لئے ہے اور نفاذِ شریعت کے لیے نہیں تو صوفی محمد کے یہ بیانات کوئی آج کے نہیں بلکہ چودہ برس قبل بھی صوفی محمد کا یہی موقف تھا لیکن ان بیانات کو اُچھال کر ان سے یہ فائدہ اُٹھایا گیا کہ دیگر دینی تحریکیں جو اپنے علماء سے عقیدت رکھتی ہیں، اُنہیں یہ باور کرایا گیا کہ وہ تمام علما کو کافر کہتے ہیں، حالانکہ اُنہوں نے ایسا نہیں کہا۔ اُنہوں نے جمہوریت

کو کفر ضرور کہا لیکن جمہوریت پر عمل پیرا علماء سیاستدانوں کو کافر قرار نہیں دیا بلکہ اُنہوں نے کہا ہے کہ میری فلاں فلاں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ یہ مسئلہ بھی کافی گھمبیر ہے اور ہمارے ہاں ایسے فرقے موجود ہیں جو دوسروں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے لیکن کیا ہم محض اس بنا پر اُن کو قتل کردیں گے؟

اس اَمر میں کوئی شبہ نہیں کہ صوفی محمد اور طالبان کے ہاں انتہا پسندی موجود ہے۔ اگر اُنہوں نے یہ بات کہہ دی ہے تو پھر بھی یہ معاملہ اتنا خطرناک نہیں، بلکہ اصل مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ صوفی محمد نے کیا کوتاہی کی ہے اور دوسری طرف حکومت سے کیا غلطی ہوئی ہے جو آج صورتحال یہاں تک ابتر ہوچکی ہے کہ لاکھوں لوگ نقل مکانی پر مجبور اور ہمارے کئی علاقے بم دھماکوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ دن رات مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے۔ صوفی محمد کے ساتھ ایک عہد ہوا۔ کیا وہ عہد ہمارے بے وفا صدر زرداری نے توڑا ہے اور اس نے فوجی آپریشن شروع کرایا ہے؟ اور دوسرا یہ کہ اُس نے جب جج مقرر کیے تو وہ بغیر مفاہمت کے مقرر کیے؟ اس طرح گویا صوفی محمد سے معاہدے پر بظاہر دستخط کرکے عوام کو دھوکہ دیا گیا اور درونِ خانہ اس کی مخالفت کی گئی۔

ہمارا صدر امریکہ کو تحفہ دینے کے لئے وہاں چلا گیا اور اپنی فوج کو حکم دے دیا کہ ان پر حملہ کردو اور اس کا محض یہ جواز تراشا گیا کہ صوفی محمد کے دو بیانات ایسے آگئے ہیں کہ ان کے ساتھ پاکستانی عوام ردّعمل کا شکار ہوکر بدک جائیں گے۔ میڈیا پر پراپیگنڈہ شروع کردیا گیا اور گویا تحریکِ نفاذِ شریعت کے ارکان اور طالبان کو کافر قرار دے کر ان کا خون حلال سمجھ لیا گیا۔ اگر وہ لوگ غلط اور انتہاپسندی کررہے ہیں تو ان کے خلاف مقدمہ درج کرو اور ان کو پکڑو۔ یہ کیا بات ہوئی کہ سوات میں گولہ باری کردو۔ میں آپکے سامنے وہ واقعات نہیں رکھ سکتا کہ جس طرح لوگ مارے جارہے ہیں۔ ایک روز قبل ۲۹ مئی کے جنگ میں حامد میر کا سلگتا کالم 'رحمانی بخش کی آگ کون بجھائے گا؟' آپ پڑھ لیجئے اور آج کے نوائے وقت میں قاضی حسین احمد کا مضمون پڑھ لیجئے کہ کس طرح پرامن اور معصوم شہریوں پر گولہ باری ہورہی ہے۔

میں آپ علمائے کرام کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں مسئلہ قطعاً خروج یا بغاوت کا نہیں

بلکہ یہ مسئلہ نقضِ عہد کا ہے اور عہد توڑنے والا کون ہے جس نے صلح کے بعد عہد توڑا ہے، کیونکہ صلح کے بعد عہد توڑنے والوں کے بارے میں قرآنِ مجید یہی کہتا ہے کہ ان کے خلاف سب مسلمانوں کو اکٹھے ہو جانا چاہئے:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ﴾ (الحجرات:۹)

''اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں کے مابین صلح کروا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو تم اس سرکش سے اس وقت تک لڑائی کرو جب تک وہ اللہ کے حکم پر واپس نہیں لوٹ آتا۔''

﴿وَ اِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ * اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ * قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ * وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲ تا ۱۴)

''اگر تم سے وعدہ کے باوجود وہ عہد شکنی کریں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو پھر ائمہ کفر سے لڑائی کرو، اب ان کے معاہدوں کا کوئی اعتبار نہیں رہا، شاید کہ اس طرح وہ باز آجائیں۔ تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جو عہد شکنی کرتے اور رسول کو نکالنا کا ارادہ بد کرتے ہیں، حالانکہ لڑائی کا آغاز بھی اُنہوں نے کیا تھا۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو جبکہ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اگر تم اس پر ایمان رکھتے ہو۔ تم ان سے لڑائی کرو، اللہ اُنہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، ان کو رسوا کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور مؤمنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ تمہارے دلوں کا غصہ جاتا رہے گا اور اللہ جس کو چاہتا ہے، اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اور اللہ جاننے والا خوب حکمت والا ہے۔''

میں حکومت یا زرداری کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، البتہ بعض لوگ یہاں خروج کا مسئلہ پیدا کر دیتے ہیں تو میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خروج یا بغاوت کا مسئلہ بالکل نہیں

ہے۔ اگر خروج کا کوئی مسئلہ ہے تو بلوچستان میں ہے، اگر کوئی بغاوت کا مسئلہ ہے تو ایم کیو ایم کی بغاوت کا مسئلہ ہے۔ سرحد میں صرف مسئلہ ایک ہی ہے کہ نظامِ عدل ریگولیشن میں شریعت کا نام آتا ہے اور امریکہ کا ایجنڈا یہ ہے کہ یہاں پورے پاکستان میں ہم نے ترکی کی طرح سیکولر نظام نافذ کرنا ہے۔ لہٰذا شریعت کا نام جہاں آگیا، اس کے خلاف امریکہ اپنا ایجنڈا پورا کررہا ہے اور ہم امریکہ کے ایجنٹ بن کے یہاں کام کررہے ہیں۔

اس لیے دانش مندی یہ ہوگی کہ یہ نہ دیکھا جائے کہ ہمارے باہمی اختلافی مسئلے کیا ہیں، ہم ان کو بعد میں حل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ! ہم آپس میں بیٹھیں گے، صوفی محمد کے ساتھ بھی بیٹھیں گے اور جو پاکستانی طالبان ہیں، صوفی محمد کو واسطہ بنا کر ہم اُن کے ساتھ بھی بیٹھیں گے لیکن ہم ان شاء اللہ یہ ظلم نہیں ہونے دیں گے کہ پاکستان میں شریعت کا حوالہ ہی مٹا دیا جائے۔

یہاں اگر کوئی بغاوت ہو رہی ہے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کی تائید کی جائے یا اس کو پھیلنے دیا جائے لیکن پاکستان کے موجودہ حالات میں فوجی کاروائی کوئی حل نہیں ہے۔ ایسے ہی اگرچہ خودکش حملہ کرنے والے کھلے مجرم ہیں، لیکن ایک بات ذہن میں رکھیں کہ یہ وہ مجرم ہیں جس نے سب سے پہلے اپنے آپ کو ختم کیا ہے، ایسے مجرم کا نفسیاتی تجزیہ ضرور ہونا چاہیے کہ اس کے اندر کیا محرومی اور مایوسی ہے؟ جب تک کسی کے اندر شدید محرومی اور مایوسی (Frustration) نہ پائی جائے، اس وقت تک کوئی شخص اپنے آپ کو ختم نہیں کرتا اور جو اپنے آپ کو ختم کرتا ہے، اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔

میں اس لیے بار بار اس بات کو ذکر کررہا ہوں کہ ان کو مجرم سمجھنے کے باوجود ہمارا امن وسکون تب ہی لوٹے گا، جب ہم ان محرومیوں کا تدارک کریں گے۔ یہ مایوسی اجتماعی طور پر کیوں پھیل رہی ہے۔ محرومی کا احساس اتنا کیوں پھیل گیا ہے کہ لوگ اپنے آپ کو ختم کرنے کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں۔ جب تک ان وجوہات کا خاتمہ نہیں ہوتا، اس وقت تک یہ لوگ باقی اہل وطن کو بھی چین وسکون کا سانس نہیں لینے دیں گے۔ ہمیں دانش مندی سے اپنے حالات کا تجزیہ کرکے معقول حکمتِ عمل وضع کرنا ہوگی، تب ہی درپیش چیلنجوں اور ملکی سلامتی کے عظیم مقصد سے عہدہ برا ہوا جاسکتا ہے۔ (ترتیب: ڈاکٹر حافظ حسن مدنی)